حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ کا شہرہ آفاق فتاوی

فتاوی نعیمیہ

ادارہ کتب اسلامیہ گجرات

الحمد للہ کہ مجموعہ مسائل دینیہ مدلل بدلائل یقینیہ!

مسمّٰی بہ

فتاوٰی نعیمیہ

جس میں

حضرت مولانا الحاج حکیم الامت مفتی احمد یار خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وہ معرکۃ الآرا

فتاوٰی جمع کر دیئے گئے ہیں جن کی موجودہ

زمانہ میں اشد ضرورت ہے

○

مؤلفہ

حافظ محمد عارف فارسی ٹیچر پبلک ہائی سکول گجرات

○

ناشر

ادارہ کتبِ اسلامیہ چوک پاکستان گجرات

نام کتاب ـــــ فتاوٰی نعیمیہ (مفتی احمد یار خان نعیمیؒ)

مؤلفہ ـــــ حافظ محمد عارف صاحب فارسی۔ ٹیچر پبلک ہائی سکول گجرات

صفحات ـــــ ١٦٠/-

ناشر ـــــ ادارہ کتب اسلامیہ

پرنٹرز ـــــ پربھائی پرنٹرز۔ لاہور

تعداد ـــــ ایک ہزار

ملنے کا پتہ : مکتبہ اسلامیہ، ٤٠۔ اردو بازار۔ لاہور

والدہ کے کئے ہوئے نکاح میں خیار بلوغ کا حکم

فتویٰ نمبر ۶۵

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ماں نے نابالغہ لڑکی کا نکاح کر دیا۔ لڑکی نے بالغہ ہوتے ہی نکاح فسخ کر دیا جس پر دو گواہ بھی بنالئے نکاح فسخ ہوا یا نہیں۔ اور اب یہ لڑکی دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب

صورت مذکورہ میں نکاح ٹوٹ گیا کیونکہ باپ دادا کے سوا جو بھی نابالغ کا نکاح کرادے۔ وہ نکاح بوقت بلوغ فسخ ہو سکتا ہے۔ عالمگیری باب الولی میں ہے۔ فان زوجهما الاب والجد فلا خیار لهما بعد بلوغهما وان زوجهما غیر الاب والجد فلکل واحد منهما الخیار اذا بلغ ان شاء اقام علی النكاح وان شاء فسخ۔ مگر حکومت کا فیصلہ ضروری ہے۔ اسی عالمگیری میں اسی جگہ ہے۔ ویشترط فیه القضاء بخلاف خیار العتق۔ واللہ ورسولہ اعلم۔

احمد یار خاں عفی عنہ

اللہ تعالیٰ کو اللہ میاں کہنے کا بیان

فتویٰ نمبر ۶۶

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ حق تعالیٰ کو اللہ میاں کہہ سکتے ہیں۔ یا نہیں؟ ایک آدمی کہتا ہے کہ خدا کو میاں کہنے میں کچھ حرج نہیں۔ ہر طرح جائز ہے۔ بینوا توجروا۔

از بنگلور

الجواب

اردو زبان میں اللہ تعالیٰ کو میاں نہیں کہنا چاہیئے کیونکہ اردو میں میاں مالک کو بھی کہتے ہیں اور شوہر کو بھی۔ شوہر کے معنی حق تعالیٰ کے شان کے خلاف ہیں۔ وہ نہ میاں ہے نہ بیوی۔ جس لفظ میں اچھے برے دونوں طرح کے معانی ہوں۔ اس کا استعمال حق تعالیٰ کے لئے نہیں کرنا چاہیئے۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى جس سے معلوم ہوا کہ خدائے پاک کے نام خالص اچھے ہونے چاہئیں۔ قبیح معنی والے نام اس کے لئے استعمال نہیں ہو سکتے۔ رب کی شان تو ارفع و اعلیٰ ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لفظ راعنا بولنے سے روکا گیا تھا۔ کیونکہ اس کے دو معنی ہیں ایک اچھے دوسرے برے فرمایا گیا۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا۔ جب بارگاہ نبوی میں ایسے

مشترک لفظ کا استعمال جائز نہیں جس میں قبیح معنی کا بھی احتمال ہو۔ تو بارگاہ الٰہی کیسی ارفع و اعلیٰ ہے۔ واللہ اعلم۔

احمد یار خاں عفی عنہ

مسجد کے صحن میں غسل خانہ بنانے کا حکم

فتویٰ نمبر ۶۷

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مسجد کا صحن جس میں ہمیشہ نماز ہوتی رہتی ہے۔ باجماعت بھی اور بلاجماعت بھی۔ اس صحن میں غسل خانہ اور وضو کی جگہ بنا دینا جائز ہے یا ناجائز؟ بحوالہ کتاب بیان فرمایا جاوے۔

غلام رسول گجرات

الجواب

جو جگہ داخل مسجد بن چکی۔ اب وہ خارج مسجد نہیں ہو سکتی۔ نہ وہاں غسل خانہ بنے نہ وضو خانہ نہ مسجد کی دوکان۔ نہ امام یا مؤذن کا حجرہ۔ مسجدیت مکمل ہونے کے بعد یہ کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس جگہ کا احترام فرض ہو چکا کہ نہ یہاں جنبی شخص آ سکے۔ نہ حیض و نفاس والی عورت۔ مگر جب یہاں غسل وغیرہ بن جاوے گا۔ تو یہ احترام ناممکن ہوگا۔ مسجد کی حرمت قیامت تک باقی ہے۔ عالمگیری کتاب الوقف میں ہے۔ قیم المسجد لا یجوز ان یبنی حوانیت فی حد المسجد او فی فنائہ لان المسجد اذا جعل حانوتا او مسکناً تسقط حرمتہٗ وھٰذا لا یجوز۔ درمختار باب الوقف میں ہے۔ لو بنی فوقہ بیتاً للامام لا یضر لانہ من المصالح اما لو تم المسجدیۃ ثم اراد البناء منع ولو قال عنیت ذالک لم یصدق فاذا کان ھٰذا فی الوقف فکیف بغیرہٖ فیجب ھدمہ ولو علی جدار المسجد۔ خلاصہ یہ ہوا کہ اس صحن مسجد میں خود واقف بھی غسل خانہ وغیرہ نہیں بنا سکتا۔ چہ جائیکہ دوسرے لوگ۔ اور اگر غسل خانہ وغیرہ بن بھی گیا ہو۔ تو اس کا گرا دینا واجب ہے۔ اسی جگہ رد المختار میں ہے۔ وبھٰذا علم ایضاً حرمۃ احداث الخلوات فی المساجد کالتی فی رواق المسجد الاموی۔ ولاسیما ما یترتب علیٰ ذالک من تقذیر المسجد بسبب الطبخ والغسل ونحوہٖ۔ واللہ اعلم۔

احمد یار خاں عفی عنہ

خاتم النبیین کے معنی اور تفسیر

فتویٰ نمبر ۶۸

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ان حسب ذیل مسائل کے بارے میں۔